سوال نمبر 2: تعارف اسلام

اسلام کی تعریف: لغوی معنی

اسلام عربی زبان کا لفظ ہے۔ اسلام کے لغوی معنی "اطاعت، جھکنے، سر تسلیم خم کرنے اور مکمل سپردگی کے ہیں۔ مذہب اسلام کا نام اسلام اسلئے رکھا گیا کہ اسکی بنیاد خدا کی اطاعت پر ہے۔ اسلام کا ارادہ ہے۔ جو اپنی سوچ کو خدا کے تابع کریں۔ اور جو اپنے معاملات کو اللہ کی تابعداری میں چلانے لگے۔ اسلام کے دوسرے لفظی معنی "امن، سلامتی اور آشتی کے ہیں۔ اسلام وہ دین ہے جو خدا کی حاکمیت کی بنیاد پر ایک پورا ضابطہ زندگی پیش کرتا ہے، اور انسان سے مطالبہ کرتا ہے کہ اسے قبول کرے اور اس کی پیروی کرے کیوں کہ خدا کے قانون کے آگے جھکنے اور اس کی اطاعت کرنے کا نام اسلام ہے۔

اصطلاحی معنی اسلام کے اصطلاحی معنی اپنے آپ کو اللہ کی اطاعت کرتے ہوئے امن میں داخل ہو جانا۔ انسان جب اپنی مکمل خواہشات کو اللہ تعالیٰ کے تابع کر دیں، اسلام کہلاتا ہے۔ اصطلاحی اعتبار سے اسلام کا مطلب ہے "نبی کریم اللہ تعالیٰ کے پاس سے جو خبریں اور احکام لے کر آئے ان کی تصدیق کرنا اور ان پر عمل کرنا اسلام کہلاتا ہے۔

ترجمہ: بے شک دین اللہ کے نزدیک اسلام ہی ہے۔
(آل عمران: ۱۹)

Scanned with CamScanner

احادیث میں اسلام کی تعریف اور اسکی حقیقت

احادیث میں بھی مختلف حوالوں سے اسلام کی حدود و خصوصیات کو بیان کیا گیا ہے، جن میں چند احادیث مندرجہ ذیل ہیں:

ترجمہ: کون سا مسلمان افضل ہے؟ "آپ نے فرمایا جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ ہوں"

(بخاری و مسلم)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا "مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں، اور مومن وہ ہے جس سے لوگ اپنی جان و مال پر محفوظ ہوں" **(ترمذی و نسائی)**

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریمؐ نے فرمایا "مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے وہ نہ اس سے خیانت کرتا ہے اور نہ اس سے جھوٹ بولتا ہے اور وہ نہ اس کو ذلیل کرتا ہو۔ ہر مسلمان پر دوسرے مسلمان کی عزت، اس کا مال اور اس کا خون حرام ہے۔" **(ترمذی)**

رسول اللہؐ نے اسلام کی تعریف کچھ اسطرح کی ہے:

(i) اللہ اور اسکے رسول کی گواہی دینا

(ii) ارکان اسلام کا ماننا مثلاً نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ اور جہاد

اسلام عقائد اور عبادات کے مجموعے کا نام ہے۔ قرآن مجید میں سورتوں کی دو قسمیں ہیں۔ ایک قسم کی سورتوں کو مدنی سورتیں کہا جاتا ہے جو عقائد پر مشتمل ہے۔ اور دوسری قسم کی سورتوں کو مکی سورتیں کہا جاتا ہے جو عبادات اور ایمان کے متعلق ہیں۔ (صدر الدین اصلاحی)

ترجمہ: بے شک اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔
(حدیث)

اسلام کی تعریف آکسفورڈ ڈکشنری میں کچھ اسطرح ہوئی ہے کہ اصل میں اسلام کا بنیادی مقصد تین چیزوں پر مبنی ہیں۔ جو مندرجہ ذیل ہیں:

(i) خدا کی واحدنیت کی گواہی دینا
(ii) نبی کریمؐ کی رسالت کی گواہی دینا
(iii) مسلم ثقافت پر عمل کرنا

اسلام کے نمایاں پہلو/خصوصیات
(اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات)

اسلام اللہ تعالیٰ کے آگے سر جھکا لینے کا نام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے انسان کو پروان چڑھایا اور اس کیلئے ایک سیدھا راستہ تیار کر کے اس پر چلنے کی ہدایت دی۔
ارشاد باری تعالیٰ ہے:
ترجمہ: جو شخص اپنے آپ کو اللہ کے حوالے کر دے اور عملاً وہ نیک ہو اس نے حقیقتاً ایک بھروسے کے قابل سہارا تھام لیا۔
(لقمان : 22)
ایک اور جگہ پر ارشادِ ربانی ہے:
ترجمہ: آج کے دن میں نے تمہارا یہ دین مکمل تمہارے لیے مکمل کر دیا۔ (المائدہ)

اسلام کی نمایاں خصوصیات مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ آسان اور سادہ دین

اسلام کا ایک نمایاں پہلو یہ ہے کہ اسلام ایک آسان اور سادہ دین ہے۔ اس کی تعلیمات میں کوئی ابہام اور پیچیدگی نہیں۔ اس کی تعلیمات بہت آسان اور سادہ الفاظ میں وضاحت کرتی ہے۔ اس کی بنیاد اس اقرار پر ہے کہ اللہ واحد ہے۔ اسی نے اس کائنات کو پیدا کیا اور اپنے حکیمانہ قوانین کی بنیاد پر اس کا نظام چلا رہا ہے۔

ترجمہ:- "آپ کہہ دیجیے وہ اللہ ایک ہی ہے۔ اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے۔ نہ اس سے کوئی پیدا ہوا نہ وہ کسی سے پیدا ہوا۔ اور نہ کوئی اس کا ہمسر ہے!!" (سورۃ اخلاص)

۲۔ عالمگیر دین

اسلام ایک عالمگیر دین ہے۔ یہ زندگی کے ہر حوالے سے ہدایت فراہم کرتی ہے۔ اس کی تعلیمات کسی محدود دور کے لیے نہیں بلکہ تمام رنگ، نسل کے لوگوں کی رہنمائی کرتی ہے۔ اسلام پوری عالمِ انسانیت کیلئے ہے۔ یہ وقت کی قید سے آزاد دین ہے۔

ترجمہ:
آج کے دن میں نے تمہارا دین تمہارے لیے مکمل کر دیا۔ (المائدہ)

ترجمہ:
اے نبی کریم آپ ارشاد فرمائیں: اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں۔
(الاعراف: 158)

Scanned with CamScanner

3- انسان کی رہنمائی کرنے والا دین

اسلام ایک ایسا دین ہے جو انسان کی رہنمائی کرتا ہے۔ انسان کو بلندی تک پہنچاتا ہے۔ اسلام وہ واحد دین ہے جس نے انسانیت کے درجہ کو بلند کیا اور اللہ تعالیٰ نے نیک بندوں کو بطور انسان بنا کر بھیجا اور پھر ان میں سے نبی بنائیں۔ یہ اسلام ہی ہے جس نے انسان کی رہنمائی کرکے ان کو اعلیٰ فائز کے درجے تک پہنچایا۔

ترجمہ:

"اے حبیب محمد ہم نے آپ سے پہلے جنہیں رسول بنا کر بھیجا وہ انسان ہی تھے ہم ان کی طرف وحی کرتے تھے۔" (الانبیاء: 7)

4- عملی دین

اسلام ایک عملی دین ہے جو بیک وقت مادی اور روحانی دونوں طرح کی کامیابیوں کا ضامن ہے۔ چونکہ اسلام اللہ تعالیٰ کی قدوس کے بارے میں بتاتا ہے اس لئے اس میں کا کوئی ایسی خامی نہیں کہ جس کے متعلق یہ کہا جاسکے کہ یہ عقل کے مطابق نہیں ہے۔ اسلام کی تعلیمات سادہ اور عملی ہیں۔ (قابلِ عمل)

ترجمہ:

"ہر ایک کیلئے ان کے عمل کے موافق درجے ہیں۔" (الانعام: 132)

دعائے رسول اللہ ﷺ ہے:

ترجمہ: "اے اللہ! میں تجھ سے نفع دینے والا علم اور مقبول عمل طلب کرتا ہوں۔"

Scanned with CamScanner

5- انقلابی نظریہ

اسلام دینِ فطرت ہے اور یہ ایک بدیہی حقیقت ہے کہ فطرت کو دبایا نہیں جا سکتا۔ اسی طرح اسلام کو بھی دبا دینا ناممکن ہے۔ اسلام ایک ایسا نظریہ پیش کرتا ہے کہ شعوری یا غیر شعوری طور پر یا ارادی یا غیر ارادی طور پر ہر انسان زندگی کے کسی نہ کسی لمحہ میں اس کی حقائیق کا اعتراف کرتی ہے۔ یہ ایک ایسا انقلابی نظریہ ہے کہ خود ضمیر کی آواز بن کر انسان کے اندر سے ابھرتا ہے اور اپنے آپ کو منوا لیتا ہے۔

ترجمہ:

"اللہ کی باتوں میں تبدیلی نہیں ہوتی"۔ (یونس: 64)

6- اخوت

اسلام کا ایک نمایاں پہلو اخوت ہے۔ جب ریاست مدینہ کی بنیاد پڑی تو سب سے پہلے اخوت کے رشتے میں ریاست کے شہریوں کو باندھ دیا گیا۔ جس سے ان کی رہائش اور خوراک کا بندوبست بھی ہوا۔ اور بھائی چارے کو فروغ بھی ملی۔

ترجمہ:

ہر مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہے۔ (حدیث)

ترجمہ:

"ایک انسان کا قتل پوری انسانیت کا قتل ہے۔ جس نے ایک انسان کو بچایا اُس نے پوری انسانیت کو بچایا۔"

(سورۃ المائدہ)

؎ اخوت اس کو کہتے ہیں چبھے کانٹا جو کابل میں
ہندوستان کا ہر پیر و جواں بے تاب ہو جائے

"انسانی زندگی میں دین کی ضرورت و اہمیت"

دین کا لغوی معنیٰ

دین عربی زبان کا لفظ ہے جس کے کئی معنی ہیں۔ جیسے کہ اس کے ایک معنیٰ غلبہ اور بلندی کے ہیں دوسرے معنی اطاعت اور غلامی کے، تیسرے معنیٰ جزا اور بدلہ کے چوتھے معنی طریقہ اور مسلک کے ہیں۔ یعنی ان سب سے مراد طریق زندگی یا طرزِ فکر و عمل ہے جس کی پیروی کی جائے۔ قرآن مجید کی روح سے اس سے مراد یہ ہے کہ اسلام ہی ایک حقیقی اور صحیح طریق زندگی یا طرزِ فکر و عمل ہے۔

ترجمہ:

"بے شک اللہ کے نزدیک دین اسلام ہے"

(آل عمران: ۱۹)

Scanned with CamScanner

۱) فطری ضرورت

مذہب ایک فطری اور جبلی ضرورت ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں فرمایا گیا ہے:

ترجمہ: "اپنا منہ سب سے موڑ کر دین حنیف کی طرف کر لو۔ یہی وہ فطرت ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا فرمایا۔"

حدیث: "ہر بچہ مسلم فطرت پر پیدا ہوتا ہے۔"

۲) معاشرتی ضرورت

انسان فطرتاً مدنی الطبع ہے لہٰذا بہتر معاشی زندگی بسر کرنے کیلئے اسے درست قوانین و ضوابط کی ضرورت ہے۔ اگر معاشرتی زندگی کیلئے کوئی اصول اور ضابطہ نہ ہو تو معاشرہ انتشار و خلفشار کا شکار ہو جاتا ہے۔ لہٰذا مذہب انسان کی معاشرتی ضرورت بھی پوری کرتا ہے۔

۳) روحانی ضرورت

انسان اپنی پیدائش کے لحاظ سے روح اور جسم کا مرکب ہے ایک طرف جسم اور روح کے رشتے کو قائم رکھنے کیلئے مادی ضروریات اور جسمانی وسائل پیدا فرمائے تو دوسری طرف روحانی بالیدگی کیلئے اللہ تعالیٰ نے انبیاء بھیجنے کا انتظام کیا اور انسان کو اس سلسلے میں اکیلا نہیں چھوڑا کہ وہ اندھیرے میں گمراہ پھرے۔

ترجمہ:
"اور کوئی قوم ایسی نہیں جس میں کوئی ڈرانے والا یا ہادی نہ آیا ہو"

۶) تسکین دل کا ذریعہ

مذہب سے دوری اور دینی افراد سے بیزاری نے آج تہذیب یافتہ اور ترقی پسند انسان کو دماغی اذیت اور پریشانی سے دوچار کیا ہے۔ انسان امن و آرام تلاش کرنے کے طریقے تلاش کرنا چاہتا ہے۔ مذہب نے ایک ہی بات میں اس پریشانی کا حل پیش کر دیا ہے۔

ترجمہ: "بے شک دلوں کو اطمینان اللہ کی یاد سے ہوتا ہے۔"

۵) بعد الموت کا تصور

دین کی اہمیت اس اعتبار سے بھی ہے کہ اس نے بعد الموت کا تصور بھی پیش کرتا ہے۔ فرمانِ الٰہی ہے:

ترجمہ:
"جب بھی ڈالی جائے گی اس میں فوج تو پوچھے گا ان سے ان کا رب کہ کیا تمہارے پاس ڈرانے والے نہ آئے تھے کہیں گے ہاں مگر ہم نے ان کو جھٹلا دیا۔"

۶) رواداری

اسلام رواداری کا قائل ہے۔ اس لیے فرمایا:

ترجمہ:
"دین میں کوئی جبر نہیں"

7) امنِ عالم:
مذہبِ اسلام امن و آشتی کا پیغام دیتا ہے۔ فرمانِ الٰہی ہے:

ترجمہ:
"اور اللہ تعالیٰ فساد کو پسند نہیں کرتا"

8) انسانیت کی فلاح:
ترجمہ:
"تحقیق کامیاب ہو گئے وہ لوگ جو اپنی نمازوں میں عاجزی کرتے ہیں۔"

9) رہنمائے عقل:
دین عقل کی رہنمائی کرتا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:
ترجمہ:
"کیا وہ قرآن میں غور نہیں کرتے یا ان کے دلوں پر تالے ہیں"

10) شرفِ انسانیت:
قرآن مجید بیان کرتا ہے:
ترجمہ:
"ہم نے بنی آدم کو عزت بخشی" یعنی اسلام نے انسان کو اس کے مقام سے روشناس کرایا۔"

11) وحدتِ انسانیت:
قرآن مجید بیان کرتا ہے:
ترجمہ:

"سب لوگ ایک ہی جماعت اور امت میں تھے۔"

حدیث:

"ساری مخلوق اللہ کا کنبہ ہے۔"

12) مساوات

حدیث شریف میں آتا ہے:

ترجمہ: "عربی کو عجمی پر شرف نہیں"

قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے۔

"بے شک اللہ کے نزدیک تم میں سے عزت والا وہ ہے جو تقوی والا ہے۔"

13) نفس کا تزکیہ

قرآن مجید میں تزکیہ نفس کرنا بھی دین کا کام بتایا گیا ہے۔ اس لیے اللہ تعالی نے فرمایا:

ترجمہ:

"اللہ تعالی نے مومنین پر احسان کیا ہے کہ ان میں انہی میں سے ایک پیغمبر مبعوث کیا جو انہیں آیات پڑھ کر سناتا ہے، ان کا تزکیہ کرتا ہے اور انہیں کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے۔"

Scanned with CamScanner

سوال نمبر#4

انسانی حقوق نظام میں عورت کا مقام

تعارف

اسلام ایک خصوصی انسانی حقوق کا نظام ہے۔ انسانی حقوق کے اعتبار سے اسلام کا تصور بنی نوع سے مساوات، وقار اور احترام پر مبنی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کو دیگر تمام مخلوقات پر ترجیح دی ہے۔ جسطرح تمام انسانوں کا والد ایک حضرت آدمؑ ہے اسی طرح تمام انسانوں کی ماں بھی ایک حضرتؓ حوا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرتؓ حواؑ کو حضرتؓ آدمؑ کے جنس سے بنایا ہے۔ اس سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ مرد عورت کو اللہ نے اسلام کی بنیاد پر یکساں حقوق دیئے ہیں۔ عورتؓ مرد کے مقابل میں کوئی حقیر مخلوق نہیں ہے بلکہ وہ بھی اُس شرف میں برابر کی شریک ہے جو انسان کو بحیثیت اولادِ آدم کو حاصل ہے۔

مسلمان عورتوں کے حقوق

اسلام کی آمد سے عورت کو امن، سلامتی کے ساتھ ساتھ آزادی کا پیغام بھی ملا۔ اسلام کی آمد سے عورتوں کو جو حقوق حاصل ہوئے۔ وہ شاید ہی کسی اور مذہب میں حاصل ہوئے۔

اسلام کے انسانی حقوق کے اعتبار سے مسلمان عورتوں کو مندرجہ ذیل حقوق حاصل ہوئے۔

(ا) عفت و عصمت کا حق

اسلام نے مسلمانوں خصوصاً عورتوں کے اعتبار سے عفت و عصمت کا حق دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مردوں کو یہ حکم دیا ہے۔ کہ جب بھی کسی عورت کو دیکھو تو اپنی نگاہ نیچے کر کے غیر محرم عورت کو نہ دیکھو اس سے یہ واضح ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو مردوں کی بُری نظر سے محفوظ رکھنے کیلئے واضح حکمات بیان کی ہے۔

ترجمہ

"اے حبیب محمد ﷺ مومن مردوں سے یہ ارشاد فرما دیں کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں، اور یہ ان کیلئے پاکیزگی کا ذریعہ ہے۔"

(النور : 30)

اسی طرح مومن عورتوں کو بھی یہی حکم دیا گیا ہے۔

ترجمہ

"مومن عورتوں سے ارشاد فرمائیں کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں۔" **(النور : 31)**

Scanned with CamScanner

(ii) تعلیم و تربیت کا حق

اسلام نے عورتوں کو ایک اہم حقوق سے روشناس کرایا ہے۔ علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت کے فرائض میں شامل ہے۔

ترجمہ

"علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔"

(الحدیث)

ترجمہ

"پڑھیے اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا۔"

(العلق: 1)

ترجمہ

"جس نے انسان کو قلم کے ذریعے علم سکھایا۔"

(العلق: 4)

(iii) گھر میں موجود خواتین کے تحفظ کا حق

عرب معاشرے کے زمانے میں گھر میں آنے سے پہلے اجازت کا کوئی رواج نہ تھا۔ اسلام نے اس حقوق کی پاسداری عورتوں کے تحفظ کیلئے کی ہے اسلام نے گھر میں موجود خواتین کی عزت اور رازداری کے حق کو محفوظ کیا ہے۔

ترجمہ

"اے ایمان والو! اپنے گھروں کے سوا دوسرے گھروں میں اس وقت تک داخل نہ ہوا کرو۔"

Scanned with CamScanner

جب تک (اس امر کی) اجازت نہ لے لو اور اہل خانہ پر سلام کہو۔"

(النور: 27)

ترجمہ

"اور جب تم عورتوں سے کوئی چیز طلب کرو تو ان سے پردے کے باہر سے مانگ لو۔

(الاحزاب: 33)

(١٧) ملکیت اور جائداد کا حق

اسلام سے قبل عورتوں کو وراثت میں کوئی حق حاصل نہیں تھا۔ اسلام ہی وہ مذہب اور بہترین حقوق انسانی ہے جس نے عورتوں کو حق ملکیت عطا کیا۔

ترجمہ

"مردوں کیلئے اس میں سے ہے جو انہوں نے کمایا اور عورتوں کیلئے اس میں سے ہے جو انہوں نے کمایا۔"

(النساء: 32)

(٧) حرمتِ نکاح کا حق

دورِ جاہلیت میں والد کی وفات کے بعد ماؤں سے نکاح کر لیا جاتا تھا۔ اسلام نے اس امر کو ترک فرمایا اور اپنی ماؤں سے نکاح کرنے کی ممانعت کا حکم دیا۔

ترجمہ

"اللہ تعالیٰ نے تم پر تمہاری مائیں، بیٹیاں، بہنیں، پھوپھیاں اور تمہاری خالائیں حرام کر دی ہیں۔"

(النسا: 23)

(vi) شادی کا حق

از قبل اسلام میں عورتوں کو مردوں کی ملکیت تصور کیا جاتی تھی۔ ان کو شادی کے حق سے بھی محروم رکھا جاتا تھا۔ انھیں اپنی مرضی سے نکاح کا حق بھی حاصل نہ تھا۔ اگر کسی عورت کو طلاق بھی مل جاتی تھی تب بھی اس کو حق حاصل نہیں تھا اپنی مرضی سے نکاح کرنے کی۔

ترجمہ

"(طلاق کے بعد) اپنی عورتوں کو نہ روکو کہ وہ شوہروں سے نکاح کر سکیں۔"

(البقرہ)

(vii) حسن سلوک کا حق

اسلام نے عورتوں کے ساتھ حسن سلوک سے رہنے کا حکم دیا ہے۔ سورۃ النساء میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

ترجمہ

"عورتوں کے ساتھ معاشرت میں نیکی اور

انصاف کو ملحوظ رکھو۔" (النساء: ۱۹)

(viii) مہر کا حق

اسلام سے پہلے زمانے میں جب جس عورت کو طلاق ہو جاتی تھی تو اس کا مہر نصف ہو جاتا تھا۔ اسلام نے عورتوں کے حق مہر کو نصف کرنے کیلئے ارشاد فرمایا:

ترجمہ
"اگر تم انھیں چھونے سے قبل طلاق دو اور ان کیلئے مہر مقرر کیا ہو تو مقرر کیے ہوئے مہر کا آدھا ادا کرو۔" (البقرہ)

خلاصہ
بے شک اس میں کوئی شک نہیں کہ اسلام کا انسانی حقوق نظام مکمل اور جامع ہے۔ اسلام کے جس طرح دین میں اتنی باریکی سے نہ تو عورت کو اتنا اعلیٰ مقام و مرتبہ حاصل ہے اور نہ ہی ان کی عزت و آبرو کی حفاظت موجود ہے۔

وجودِ زن سے ہے تصویرِ کائنات کا رنگ
اسی کے ساز سے ہے زندگی کا سوزِ دروں
شرف میں بڑھ کے ثریا سے مشتِ خاک اس کی
کہ ہر شرف ہے اسی درج کا دُرِ مکنوں
(اقبال)

سوال نمبر # ۳

اسلامی عقائد کے انفرادی و اجتماعی پر اثرات

بنیادی عقائد کی تعداد پانچ ہے:

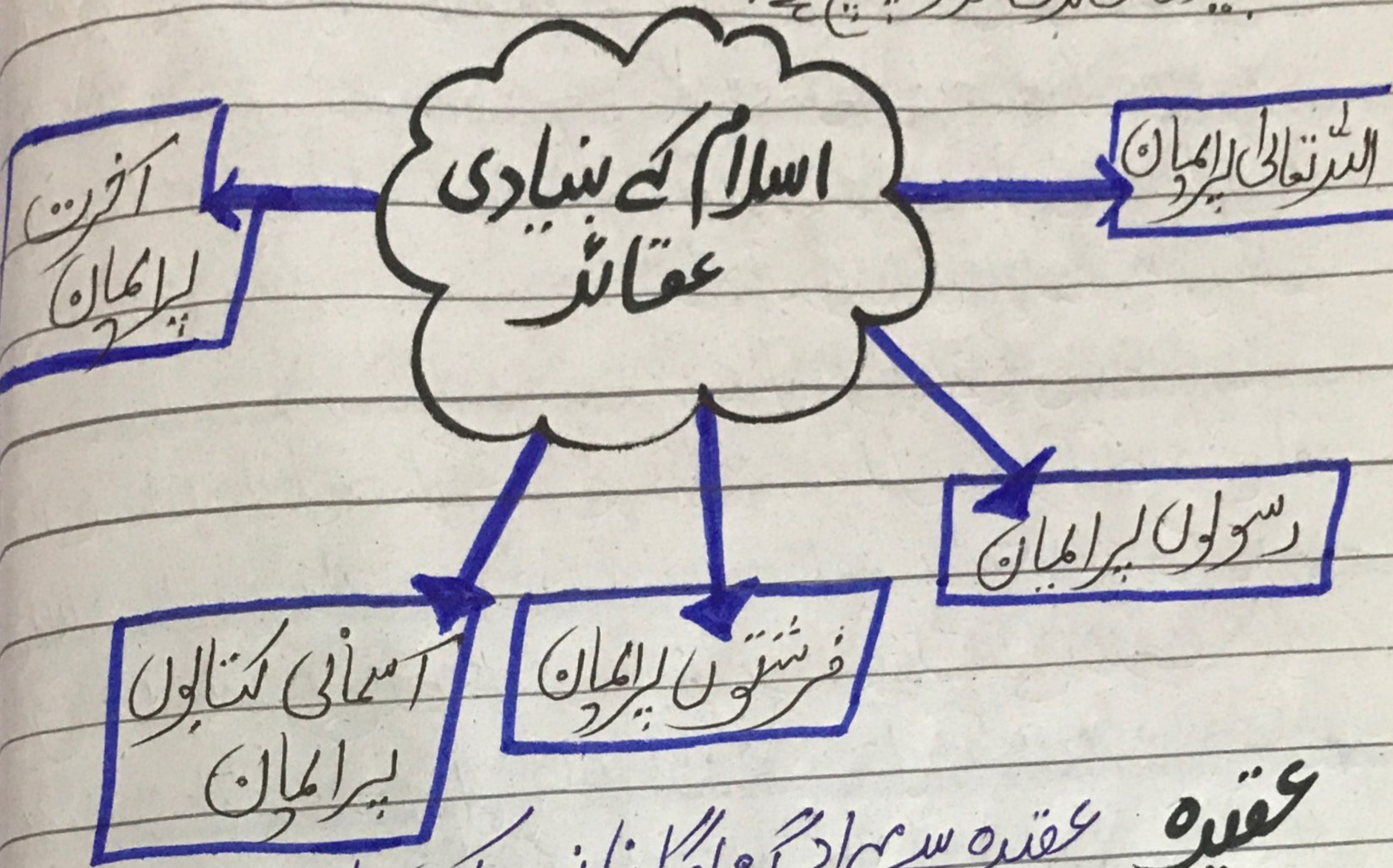

عقیدہ

عقیدہ سے مراد گرہ لگانا ہے۔ کسی بات پر پختہ یقین کر لینا ہے۔ مثلاً یہودی اس بات پر پختہ یقین رکھتے ہیں کہ حضرت عزیرؑ اللہ تعالیٰ کے بیٹے ہیں۔ عیسائیوں کے عقیدے کے مطابق حضرت عیسیٰؑ اللہ تعالیٰ کے بیٹے ہیں۔ جبکہ اسلام کا پختہ اور غیر متبدل عقیدہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اپنی ذات اور صفات میں یکتا ہے۔ ساری مخلوق اسی کی حکم کے تابع ہے اور کسی بھی انسان کو اس پر کوئی اختیار نہیں اور وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے پتا بھی اس کے حکم کے بغیر ہل نہیں سکتا۔ زمین و آسمان میں جو کچھ بھی ہے وہ اس کا خالق اور مالک ہے اور زمین و آسمان کا غیب صرف اسی کو ہے۔

Scanned with CamScanner

توحید توحید کا لفظ وحد سے نکلا ہے، اس کا لفظی معنی ہے ایک کرنا، ایک ٹھہرانا، ایک بنانا۔

اصطلاحی مفہوم توحید کا اصطلاحی مفہوم ہے اللہ کو ایک ماننا۔

* اس کی ذات میں، کہ وہ وحدہٗ لاشریک ہے، اس کی ذات کے سوا کوئی اور ذات نہیں جو خدائی میں اس کے ساتھ شریک ہو، خدائی میں اللہ کی ذات یگانہ و یکتا ہے۔

* اس کی صفات میں، کہ وہ اپنی ہر صفت میں بے مثال ہے، یگانہ و یکتا ہے، اس کے سوا کوئی اور ذات نہیں جس میں اللہ جیسی صفات یا کوئی ایک صفت پائی جاتی ہو۔

* اس کے افعال میں، کہ وہ تنہا اس کائنات کا مالک ہے، صرف اسی کا اس پوری کائنات میں تصرف ہے، کوئی اس کے افعال میں نہ اس کا شریک کار ہے اور نہ ہی معاون اور مددگار۔

* اس کی عبادات میں، کہ عبادت کے لائق صرف اللہ تعالیٰ ہے۔

ترجمہ: "اور تمہارا خدا ایک ہے، اس رحمان ورحیم کے سوا کوئی خدا نہیں ہے۔" (البقرہ: 123)

یعنی معبود صرف ایک ہے اور وہ ہے اللہ۔ قرآن حکیم میں بار بار اس حقیقت کو دہرایا گیا ہے کہ خدا تو صرف ایک ہی ہے اور وہ ہے اللہ۔

ترجمہ: "اگر زمین و آسمان میں اللہ کے سوا دوسرے خدا بھی ہوتے تو ضرور ان دونوں (یعنی زمین و آسمان) کا نظام بگڑ جاتا۔" (الانبیاء 21: 22)

آخرت کے معنی ہے "پچھلا اقدم" "دلیر یا بہادر" کے ہے۔ اسی طرح

2- آخرت

آخرۃ کے معنی ہے بعد میں آنے والی۔ اس سے مراد یہ لیا ہے کہ موت کے بعد کی زندگی کو آخرہ اور عقبیٰ کہا گیا ہے۔ عقبیٰ کا معنی ہے پیچھے آنے والی۔

ترجمہ: "انسان کی پیدائش ایک اعلیٰ اور متعین مقصد کے تحت ہوئی ہے۔ وہ ایک ذمہ دار ہستی ہے۔ اس کے پیدا کرنے والے نے اسے زندگی بسر کرنے کا ایک مکمل ہدایت نامہ دے کر پیدا کیا ہے۔ اس کے مطابق عمل کرنا ہی حق اور نیکی ہے۔ اور اسے چھوڑ کر من مانا طریقہ اختیار کرنا گمراہی اور برائی ہے۔"

(سورۃ النساء: 48)

اسلامی تصورِ آخرت کے نکات

1- انسان کی اس ارضی یا دنیوی زندگی کا خاتمہ (موت سے) اس کی زندگی کا مکمل خاتمہ نہیں بلکہ یہ تو ایک زندگی سے دوسری زندگی میں تحویل و تبدیلی ہے۔ مرنے سے صرف انسان کا جسم فنا ہوتا ہے اس کی روح فنا نہیں ہوتی۔

ترجمہ: "اے میری قوم! لوگوں یہ دنیا کی زندگی تو چند روزہ ہے اور ہمیشہ کے قیام کی جگہ تو آخرت ہے۔"

(المؤمن: 39)

ترجمہ: "اور یہ دنیا کی زندگی کچھ نہیں ہے مگر ایک کھیل اور دل کا بہلاوا۔ اصل زندگی تو دارِ آخرت

لیے، کاش یہ لوگ علم رکھتے۔" (المومن: 40)

2- دنیاوی زندگی آخرت کی کھیتی ہے۔ یہاں انسان جو کچھ بوئے گا اس کی فصل آخرت میں کاٹے گا۔ یعنی یہاں جو بھی عمل کرے گا اس کی جزا یا سزا آخرت میں ملے گی۔

ترجمہ: "قیامت" کے بعد وہ سارے جاندار، جو دنیا کی ابتدا سے آج تک پیدا ہو کر مر چکے ہیں، اور ابھی اس دن کے آنے تک پیدا ہو کر مٹ جانے والے ہیں، دوبارہ جسم و جان کے ساتھ زندہ کر کے اکٹھا کھڑے کیے جائیں گے۔ اسے "حشر" کہتے ہیں۔

3- یہ دنیاوی زندگی بہت محدود مدت کی اور عارضی ہے۔

ترجمہ: "اُس دن کے آنے سے پہلے، جس دن کہ نہ کوئی لین دین ہو گا، نہ کوئی دوستی ہو گی اور نہ کوئی سفارش ہو گی۔" (سورۃ البقرۃ: 254)

4- یقیناً آخرت اس دنیوی زندگی سے بہتر ہے۔

ترجمہ: "اور یقیناً آخرت تیرے لیے اولی بہتر ہے۔" (الضحیٰ 93:4)

ترجمہ: "یہ لوگ دنیوی زندگی پر خوش ہیں حالانکہ دنیا کی زندگی آخرت کے مقابلے میں ایک متاعِ قلیل کے سوا کچھ نہیں ہے۔"

Scanned with CamScanner

5- آخرت میں نجات اور کامیابی کا دار و مدار صرف اور صرف ایمان اور عمل صالح پر ہے۔ اس کے سوا وہاں کوئی چیز کام نہ آئے گی۔ نسل، قرابت داری، دولت، جاہ و حشمت وغیرہ کوئی چیز بھی کام نہ آئے گی۔

ترجمہ: "اور آخرت وہ جگہ ہے جہاں سخت عذاب ہے اور اللہ کی مغفرت اور اس کی خوشنودی ہے۔" **(سورۃ الحدید آیت 20)**

6- انسان کے اعمال کو ترازو میں رکھ کر تولا جائے گا۔ ایک طرف نیکیاں اور ایک طرف برائیاں اگر نیکیوں کا پلڑا بھاری ہوا تو انعام ملے گا اور اگر برائیوں کا پلڑا بھاری ہوا تو سزا ملے گی۔

ترجمہ: "حکومت صرف اس دن اللہ تعالیٰ کی ہوگی، وہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کرے گا۔" **(سورۃ الحج : 56)**

7- جو شخص انعام کا مستحق قرار پائے گا وہ جنت میں داخل ہوگا اور سزا کے حقدار کو جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔

ترجمہ: "ان کیلئے اس کے سوا کوئی کارساز نہ ہوگا اور نہ کوئی شفاعت کرنے والا۔" **(سورۃ الانعام: 51)**

Scanned with CamScanner

عقیدہ رسالت

رسالت (رسالۃ) کے لفظی معنی ہیں پیغام، پیغام پہنچانا۔ رسول کے لغوی معنی ہیں پیامبر، قاصد، ایلچی۔ دینی اصطلاح میں رسالت کا معنی ہے اللہ کا پیغام لوگوں تک پہنچانا اور رسول کا معنی ہے اللہ کا پیغام پہنچانے والا۔

* نبی کا لفظی معنی ہے خبر دینے والا۔
* نبوت (نبوۃ) کا لفظی معنی خبر دینا۔

نبی اور رسول میں صرف فرق اتنا ہے کہ رسول صاحب

Scanned with CamScanner

شریعت و کتاب ہوتا ہے جبکہ نبی کیلئے صاحب شریعت و کتاب ہونا ضروری نہیں۔

رسول صرف اللہ تعالیٰ کا پیغام لوگوں تک نہیں پہنچاتا بلکہ وہ اللہ کے احکام پر خود عمل کرکے دکھاتا ہے۔ اور لوگوں کی سیرت (تزکیہ) بھی کرتا ہے۔ رسالت کا سلسلہ حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر آپ پر آکر ختم ہوا جس کے بعد نہ تو کوئی رسول آئے گا اور نہ ہی کوئی نبی۔

ترجمہ: "اور ہم آپ کو تمام جہانوں کیلئے رحمت بنا کر بھیجا ہے"

(الانبیا: 107)

*(عقیدہ) عقیدۂ ختم نبوت اسلام کا اہم ترین عقیدہ ہے۔ اس کا مفہوم یہ ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے آخری رسول ہے آپ کے بعد قیامت تک کوئی دوسرا نبی نہیں آئے گا۔

ترجمہ: "محمد (ﷺ) تم مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں لیکن وہ اللہ کے رسول ہیں اور سب انبیاء کے آخر میں (سلسلہ ختم نبوت ختم کرنے والے) ہیں، اور اللہ ہر چیز کا خوب علم رکھنے والا ہے۔"

(احزاب: 40)

Scanned with CamScanner

عقائد کے انسانی زندگی پر انفرادی و اجتماعی اثرات

عقائد کے انسان کی انفرادی زندگی پر مندرجہ ذیل اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ جو درج ذیل ہیں۔

(i) توکل علی اللہ
(ii) تسکین قلب
(iii) بہادری اور بے خوفی
(iv) خودداری اور عزتِ نفس
(v) تقوی اور پرہیزگاری
(vi) وسعتِ نظر
(vii) صبر و توکل
(viii) شرفِ انسانیت
(ix) بلندیٔ فکری
(x) اتحاد و فکر
(xi) عالمی امن
(xii) عالمگیر معاشرہ

خلاصہ

اسلام میں عقائد پانچ ہیں مگر ان عقائد نے انسان کی طرح ہر معاملہ میں روشنائی کی ہیں۔ اسلام ہی واحد دین ہے جو تمام انسانوں کیلئے مکمل اور جامع ہے۔

Scanned with CamScanner